نزولِ باری تعالیٰ

غلام مصطفٰی ظہیر امن پوری

اہل سنت والجماعت کا یہ اجماعی اور اتفاقی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر رات آسمانِ دنیا پر اترتے ہیں ، یہ اترنا حقیقی ہے اور اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ایک صفتِ برحق ہے ، یہ عقیدہ احادیثِ صحیحہ اور اجماعِ امت سے ثابت ہے ، ائمہ محدثین رحمہم اللہ کی تصریحات اس پر شاہد ہیں ، سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

ینزل ربّنا تبارک وتعالیٰ فی کلّ لیلۃ الی السّماء الدّنیا حین یبقیٰ ثلث اللّیل الآخر ، فیقول : من یدعونی ، فأستجیب لہ ؟ من یسألنی ، فأعطیہ ؟ من یستغفرنی ، فأغفر لہ ؟

''ہمارا رب تبارک وتعالیٰ ہر رات جب آخری ایک تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے تو آسمانِ دنیا پر نزول فرماتا ہے اور کہتا ہے ، کون ہے جو مجھے پکارے اور میں اس کی پکار کو قبول کروں ؟ کون ہے جو مجھ سے مانگے اور میں اسے عطا کروں ؟ کون ہے جو مجھ سے معافی مانگے اور میں اسے معاف کر دوں ؟ ''

(صحیح بخاری : ۱/۱۵۳، ح : ۱۱٤۵، صحیح مسلم : ۱/۲۵۸، ح : ۷۵۸)

حافظ ابن عبدالبرؒ رحمہ اللہ (م٤٦۳ھ)فرماتے ہیں : هذا الحديث لم يختلف أهل الحديث فی صحّتہ ۔ ''اس حدیث کی صحت کے بارے میں محدثین کرام کے ہاں کو ئی اختلاف نہیں ہے''

(التمہید لابن عبدالبرؒ : ۷/۱۳٤)

نزولِ باری تعالیٰ کے بارے میں مندرجہ ذیل صحابہ کرام]سے بھی احادیث مروی ہیں :

1 سیدنا ابو سعید اور سیدنا ابو ہریرہw (صحیح مسلم : ۱/۲۵۸، ح : ۷۵۸/۱۷۲)

2 سیدنا علی رضی اللہ عنہ (مسند الامام احمد : ۱/۲۱۰، وسندہ، حسن)

حافظ منذری رحمہ اللہ (الترغیب والترہیب : ۱/۱٦۵)اور حافظ ہیثمی (مجمع الزوائد : ۱/۲۲۱)نے اس کی سند کو ''حسن ''کہا ہے ۔

3 سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ (مسند الامام احمد : ٤/۸۱، مسند الدارمی : ۱٤۸۸، السّنّۃ لعبداللّٰہ بن احمد بن حنبل :

١١٩٩، وسندہ، صحیح)
4 رفاعہ بن عرابہ الجہنی رضی اللہ عنہ (مسند الامام احمد : ٤/١٦، مسند الطیالسی : ص ١٨٢، النّزول للدارقطنی : ٦٨، وسندہ، صحیح)
حافظ ابنِ حجر رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''صحیح'' کہا ہے ۔
(الاصابہ فی تمییز الصحابہ لابن حجر : ٣/٢٨٤)
5 سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ (النّزول للدارقطنی : ١٠٠، وسندہ، صحیح)
احادیث احادیثِ نزولِ باری تعالیٰ کو درج ذیل ائمہ دین اور علمائے کرام رحمہم اللہ نے ''متواتر''قرار دیا ہے :
1حافظ ذہبی رحمہ اللہ (العلو للذھبی : ص ١١٠، ١١٦)2حافظ ابن عبدالہادی رحمہ اللہ (الصارم المنکی : ص ٢٢٠)
3علامہ ابنِ تیمیہ رحمہ اللہ (شرح حدیث النّزول : ص ١٠٧)
4حافظ ابنِ قیّم رحمہ اللہ (مختصر الصواعق : ٢/٢٤٨)
5حافظ سخاوی رحمہ اللہ (فتح المغیث : ٣/٤٣)6علامہ کتّانی (نظم المتناثر : ص ١١٤ہ١١٥عن السیوطی موافقا لہ)
فائدہ : حافظ ابنِ تیمیہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں :
النّزول المذکور فی الحدیث النّبویّ علی قائلہ أفضل الصّلاۃ والسّلام ، الّذی اتّفق علیہ الشّیخان ، البخاریّ ومسلم ، واتّفق علماء الحدیث علی صحّتہ ، ھو((اذا بقی ثلث اللّیل الآخر))، وقد رُوِی عن النّبی صلّی اللّہ علیہ وسلّم من روایۃ جماعۃ کثیرۃ من الصّحابۃ کما ذکرنا قبل ھذا ، فھو حدیث متواتر عند أھل العلم بالحدیث ، والّذی لا شکّ فیہ اذا بقی ثلث اللّیل الآخر، فان کان النّبی صلّی اللّہ علیہ وسلّم قد ذکر النّزول أیضا اذا مضی ثلث اللّیل الأوّل ، واذا انتصف اللّیل ، فقولہ حقّ ، وھو الصّادق المصدوق ، ویکون النّزول أنواعا ثلاثۃ ، الأوّل : اذا مضی ثلث اللّیل الأوّل ، ثمّ اذا انتصف وھو أبلغ ، ثمّ اذا بقی ثلث اللّیل ، وھو أبلغ الأنواع الثّلاثۃ ۔
''بخاری و مسلم کی اتفاقی طور پر صحیح حدیث ِ نبوی q میں جس نزول کا ذکر ہے ، وہ اس وقت ہوتا ہے جب رات کا آخری تہائی حصہ رہ جائے اور یہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سے صحابہ کرام y نے روایت کیا ہے ، جیسا کہ ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں ، لہٰذا یہ حدیث محدثین کرام رحمہم اللہ کے نزدیک متواتر ہے ، نزول کے بارے میں رات کے آخری تہائی حصے والی

بات شک و شبہ سے بالا تر ہے ، اگرچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے پہلے تہائی حصے کے گزرنے اور آدھی رات کے گزرنے کے بعد بھی نزولِ باری تعالیٰ کا ذکر کیا ہے ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم صادق و مصدوق ہیں ، آپ کی بات حق ہے ، چنانچہ نزول تین طرح کا ہے ، ایک وہ جو رات کے پہلے تہائی حصے کے گزرنے پر ہوتا ہے ، دوسرا وہ جو آدھی رات کے گزرنے پر ہوتا ہے ، یہ پہلے کی نسبت زیادہ بلیغ ہوتا ہے اور تیسرا نزول رات کے آخری تہائی حصے کے باقی رہ جانے کے وقت ہوتا ہے ، یہ سب سے زیادہ بلیغ ہے ۔''

(مجموع الفتاوی لابن تیمیہ : ۵/٤٧٠)

شیخ الاسلام امام اسحاق بن راہویہ رحمہ اللہ (١٦١ہ ۔ ٢٣٨ھ)فرماتے ہیں :

جمعنی وھذا المبتدع ، یعنی ابراھیم بن أبی صالح ، مجلس الأمیر عبداللّٰہ بن طاہر ، فسألنی الأمیر عن أخبار النّزول ، فسردتّھا ، فقال ابراھیم : کفرت بربّ ینزل من سماء الی سماء ، فقلت آمنت بربّ یفعل ما یشاء ۔

''میں اور یہ بدعتی یعنی ابراہیم بن ابی صالح امیر عبداللہ بن طاہر کی مجلس میں جمع ہوئے ، انہوں نے مجھ سے نزولِ باری تعالیٰ کی احادیث پوچھیں ، میں نے بیان کر دیں ، ابراہیم کہنے لگا ، میں ایسے رب سے کفر کرتا ہوں ، جو ایک آسمان سے دوسرے آسمان کی طرف نزول کرتا ہے، میں نے کہا ، میں اس رب پر ایمان لاتا ہوںجو وہی کرتا ہے جو چاہتا ہے ۔''(الاسماء والصفات للبیہقی : ٢/١٩٧، وفی نسخہ : ٢/٣٧٥۔٣٧٦، ح : ٩٥١، وسندہ، صحیح)

امام ترمذی رحمہ اللہ (م٢٧٩ھ)فرماتے ہیں : وقد قال غیر واحد من أھل العلم فی ھذا الحدیث وما یشبہ ھذا من الرّوایات من الصّفات ونزول الرّب تبارک وتعالیٰ کلّ لیلۃ الی السّماء الدّنیا ، قالوا : قد تثبت الرّوایات فی ھذا ، ویؤمن بھا ، ولا یتوھّم ، ولا یقال : کیف ؟ ھکذا روی عن مالک بن أنس وسفیان بن عیینۃ وعبداللّٰہ بن المبارک أنّھم قالوا فی ھذہ الأحادیث : أمرّوھا بلا کیف ، ھکذا قول أھل العلم من أھل السّنّۃ والجماعۃ ، وأمّا الجہمیّۃ فأنکرت ھذہ الرّوایات ، وقالوا : ھذا تشبیہ ۔

''بہت سے اہل علم نے اس حدیث اور صفاتِ باری تعالیٰ اور ہر رات اللہ تعالیٰ کے نزول وغیرہ پر مشتمل دوسری احادیث کے

بارے میں فرمایا ہے کہ اس بارے میں وارد ہونے والی روایات کو ثابت سمجھا جائے ، ان پر ایمان لایا جائے ، وہم نہ کیا جائے اور ان کی کیفیت کے بارے میں سوال نہ کیا جائے ، امام مالک بن انس ، امام سفیان بن عیینہ اور امام عبداللہ بن مبارک رحمہم اللہ سے یہی منقول ہے کہ انہوں نے ان صفات والی احادیث کے بارے میں فرمایا ، ان کو بلا کیفیت تسلیم کرو ، اہل سنت والجماعت کے علمائے کرام کا یہی قول ہے ، رہے جہمی لوگ تو انہوں نے ان روایات کا انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ(صفات ِ الٰہی کا اثبات) تو(خالق کی مخلوق کے ساتھ) تشبیہ ہے ۔''(جامع ترمذی ، تحت حدیث : ٦٦٢)

امام الائمہ ابنِ خزیمہ رحمہ اللہ (م٣١١ھ)لکھتے ہیں : باب ذکر أخبار ثابتۃ السّند صحیحۃ القوام ، رواھا علماء الحجاز والعراق عن النّبیّ صلّی اللّہ علیہ وسلّم فی نزول الرّبّ جلّ وعلا الی السّماء الدّنیا کلّ لیلۃ ، نشھد شھادۃ مقرّ بلسانہ ، مصدّق بقلبہ ، مستیقن بما فی ھذہ الأخبار من ذکر نزول الرّبّ من غیر أن نصف الکیفیّۃ ، لأنّ نبیّنا المصطفیٰ لم یصف لہ کیفیۃ نزول خالقنا الی سماء الدّنیا ، وأعلمنا أنّہ ینزل ، واللّہ جلّ وعلا لم یترک ولا نبیّہ علیہ السّلام بیان ما بالمسلمین الحاجۃ الیہ من أمر دینھم ، فنحن قائلون مصدّقون بما فی ھذہ الأخبار من ذکر النّزول غیر متکلّفین القول بصفتہ أو بصفۃ الکیفیّۃ اذ النّبیّ صلّی اللّہ علیہ وسلّم لم یصف لنا کیفیّۃ النّزول ۔

''ہررات آسمانِ دنیا کی طرف نزولِ باری تعالیٰ کے بارے میں ان احادیث کا بیان جن کی سند ثابت ہے اور ان کی اصل صحیح ہے ، ہم زبان کے اقرار ، دل کی تصدیق اور یقین کے ساتھ ان احادیث میں موجود نزولِ باری تعالیٰ کے عقیدے کی بغیر کیفیت بیان کیے گواہی دیتے ہیں ، کیونکہ ہمارے نبی ئ مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے خالق کے نزول کی کوئی کیفیت بیان نہیں کی ، پھر یہ بات بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ایسی بات کی وضاحت نہیں چھوڑی جس کی مسلمانوں کو دینی معاملات میں ضرورت تھی ، چنانچہ ہم ان احادیث میں موجود نزولِ باری تعالیٰ کے قائل ہیں اور ان کی تصدیق کرتے ہیں ، نزول کی کیفیت بیان کرنے کا تکلف نہیں کرتے ، کیونکہ نبی ئ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نزول کی کیفیت بیان نہیں کی ۔''(کتاب التوحید لابن خزیمہ : ١/٢٨٩۔٢٩٠)

امام ابو الحسن الاشعری رحمہ اللہ (م۳۲۴ھ)لکھتے ہیں :
ویصدّقون بالأحادیث الّتی جاء ت عن رسول اللّہ صلّی اللّہ علیہ وسلّم : انّ اللّہ ینزل الی السّماء الدّنیا ، فیقول : ھل من مستغفر ، کما جاء فی الحدیث ۔

''وہ(اہل سنت والجماعت) اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی جانے والی ان احادیث کی تصدیق کرتے ہیں جن میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے اور کہتا ہے ، ہے کوئی معافی مانگنے والا ؟ جس طرح کہ اس حدیث میں آیا ہے ۔''(مقالات الاسلامیین : ۱/۲۹۵)

امام ابو بکر محمد بن الحسین الآجری رحمہ اللہ (م۳۶۰ھ)کہتے ہیں :
باب الایمان والتّصدیق بأنّ اللّہ عزّ وجلّ ینزل الی السّماء الدّنیا کلّ لیلۃ ، الایمان بھذا واجب ، ولا یسع المسلم العاقل أن یقول : کیف ینزل ؟ ولا یرد ھذا الّا المعتزلۃ ۔

''اس بات پر ایمان و تصدیق کا بیان کہ اللہ تعالیٰ ہر رات آسمانِ دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے ، اس پر ایمان لانا واجب ہے ، کسی عقل مند مسلمان کے لیے یہ کہنا جائز نہیں کہ اللہ تعالیٰ کس طرح نزول فرماتا ہے ؟ ان باتوں میں صرف معتزلی لوگ مبتلا ہوتے ہیں ۔''(الشریعہ : ۲/۹۳)

امام ابو سعید عثمان بن سعید الدارمی رحمہ اللہ (م۲۸۰ھ)لکھتے ہیں : فممّا یعتبر بہ من کتاب اللّہ عزّ وجلّ فی النّزول ، ویحتجّ بہ علی من أنکرہ ، قولہ تعالیٰ : (ھَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ یَّاْتِیَھُمُ اللّٰہُ فِیْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَ الْمَلٰئِکَۃُ)(البقرۃ : ۲۱۰) ، فالّذی یقدر علی النّزول یوم القیامۃ من السّماوات کلّھا ، لیفصل بین عبادہ ، قادر أن ینزل کلّ لیلۃ من سماء الی سماء ، فان ردّوا قول رسول اللّہ صلّی اللّہ علیہ وسلّم فی النّزول، فما یصنعون بقول اللّہ عزّ وجلّ ، تبارک وتعالیٰ ۔

''جن آیات سے نزولِ باری تعالیٰ کا اثبات اور مخالفین کا رد ہوتا ہے ، ان میں سے ایک یہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے : (ھَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ یَّاْتِیَھُمُ اللّٰہُ فِیْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَ الْمَلٰئِکَۃُ)(البقرۃ : ۲۱۰)(کیا وہ اس بات کا انتظار کرتے ہیں کہ ان کے پاس اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے بادلوں کے سایوں میں ان کا فیصلہ کرنے کے لیے آجائیں ؟)، پس وہ اللہ تعالیٰ جو قیامت کے دن اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کرنے کے لیے سب آسمانوں سے نزول فرما سکتا ہے ، وہ ہر رات

ایک آسمان سے دوسرے آسمان کی طرف نزول فرمانے پر بھی قادر ہے ، اگر وہ (منکرینِ نزولِ باری تعالیٰ)اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو ٹھکرا دیں گے تو اس فرمانِ الٰہی کا کیا جواب دیںگے ؟ ''(الرد علی الجہمیہ للدارمی : ص ٧٤)

امام عبدالرحمن بن اسمٰعیل الصابونی رحمہ اللہ (م٤٤٩ھ)فرماتے ہیں : ویثبت أصحاب الحدیث نزول الرّبّ سبحانہ وتعالیٰ کلّ لیلۃ الی السّماء الدّنیا من غیر تشبیہ لہ بنزول المخلوقین ، ولا تمثیل ، ولا تکییف ، بل یثبتون ما أثبتہ رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم وینتہون فیہ الیہ ، ویمرّون الخبر الصّحیح الوارد بذکرہ علی ظاہرہ ، ویکلون علمہ الی اللّٰہ ۔

''محدثین ہر رات آسمانِ دنیا کی طرف اللہ تعالیٰ کے نزول کو ثابت کرتے ہیں ، بغیر مخلوق کے ساتھ تشبیہ دئیے ، بغیر مثال وکیفیت بیان کیے ، بلکہ وہ اس چیز کو ثابت کرتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے ثابت کیا ہے اور وہ اس بارے میں انہی پر اکتفاء کرتے ہیں ، نیز وہ نزولِ الٰہی کے بارے میں وارد ہونے والی صحیح حدیث کو ظاہری معنیٰ پر محمول کرتے ہیں (کوئی تاویل نہیں کرتے)اور اس (کی کیفیت وغیرہ)کا علم اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتے ہیں۔''(عقیدۃ السلف اصحاب الحدیث : ص : ٤٠)

نیز لکھتے ہیں : فلمّا صحّ خبر النّزول عن الرّسول صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم أقرّ بہ أهل السّنّۃ ، وقبلوا الخبر ، وأثبتوا النّزول علی ما قالہ رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم ، ولم یعتقدوا تشبیها لہ بنزول خلقہ ، ولم یبحثوا عن کیفیّتہ ، اذ لا سبیل الیها بحال ، وعلموا ، وتحقّقوا ، واعتقدوا أنّ صفات اللّٰہ سبحانہ وتعالیٰ لا تشبہ صفات الخلق ، کما أنّ ذاتہ لا تشبہ ذوات الخلق ، تعالی اللّٰہ عمّا یقول المشبّہۃ ، والمعطّلۃ علوّا کبیرا ، ولعنهم لعنا کبیرا ۔

''جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نزولِ باری تعالیٰ کے بارے میں حدیث صحیح ثابت ہو گئی ہے تو اہل سنت نے اس کا اقرار کر لیا اور فرمانِ رسول کے مطابق نزول کا اثبات کیا ، انہوں نے اس میںمخلوق کے ساتھ تشبیہ کا اعتقاد نہیں رکھا ، نہ اس کی کیفیت کے بارے میں بحث کی ہے ، کیونکہ اس کی معرفت کی طرف کوئی راستہ نہیں ہے ، انہوں نے اس بات کا علم و یقین حاصل کیا اوراس پر اعتقاد قائم کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات مخلوق کی صفات سے مشابہت نہیں رکھتیں ، جیسا کہ اس کی ذات مخلوق کی ذات سے مشابہت نہیں رکھتی ، اللہ

تعالیٰ مشبہہ (صفاتِ الٰہی کو مخلوق کے ساتھ تشبیہ دینے والوں)اور معطلہ(صفاتِ الٰہی کا انکار کرنے والوں) کی باتوں سے بہت بلند ہے ۔''(عقیدۃ السلف اصحاب الحدیث : ص ٥٨)

امام ابن عبد البر رحمہ اللہ (م٤٦٣ھ)لکھتے ہیں : والّذی علیہ جمہور أئمّۃ أهل السّنّۃ أنّهم یقولون ینزل کما قال رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم ، ویصدّقون بهذا الحدیث ، ولا یکیّفون ، والقول فی کیفیّۃ النّزول کالقول فی کیفیّۃ الاستواء والمجیء ، والحجّۃ فی ذالک واحدۃ ۔

'' جمہور ائمہئ اہل سنت عقیدہ میں کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نزول فرماتا ہے ، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما دیا ہے ، وہ اس حدیث کی تصدیق کرتے ہیں ، لیکن کیفیت بیان نہیں کرتے ، کیفیت کے بارے میں وہی بات کی جائے گی جو استواء علی العرش اور مجیئت(روزِ قیامت بندوں کے فیصلے کے لیے اللہ تعالیٰ کے آنے) والی صفات میں کی جاتی ہے (کہ ان کی کیفیت نہ ہمیں بتائی گئی ہے اور نہ ہی اس کا سوال کیا جائے گا)، اس بارے میں دلیل ایک ہی ہے ۔''(التمہید لابن عبد البر : ٧/١٤٣)

قوام السنہ الامام ابو القاسم الاصبہانی رحمہ اللہ (م٥٣٥ھ) لکھتے ہیں : من مذهب أهل السّنّۃ : الایمان بجمیع ما ثبت عن النّبیّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم فی صفات اللّٰہ تعالیٰ کحدیث ینزل اللّٰہ تعالیٰ کلّ لیلۃ الی سماء الدّنیا ۔

''اہل سنت کے مذہب میں یہ بات شامل ہے کہ صفاتِ باری تعالیٰ کے بارے میں نبی ئ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ بھی ثابت ہے ، سب پر ایمان لایا جائے ، جیسا کہ ہررات آسمانِ دنیا کی طرف نزولِ باری تعالیٰ کی حدیث ہے ۔''(الحجۃ فی بیان المحجۃ وشرح عقیدۃ اهل السّنّۃ : ٢/٢٩٠)

نیز لکھتے ہیں : ذکر علیّ بن عمر الحربیّ فی کتاب السّنّۃ أنّ اللّٰہ تعالیٰ ینزل کل لیلۃ الی سماء الدّنیا ، قالہ النّبیّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم من غیر أن یقال : کیف ؟ فان قیل یَنزِل أو یُنزِل ، قیل : یَنزِل ، بفتح الیاء وکسر الزّای ، ومن قال : یُنزِل ، بضمّ الیاء ، فقد ابتدع ، ومن قال: یُنزِل نورا وضیاء ، فهذا أیضا بدعۃ ، وردّ علی النّبیّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم ۔

''علی بن عمر الحربی رحمہ اللہ نے کتاب السّنّۃ میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر رات آسمانِ دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے ، اس

بات کو نبی ئ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بغیر کسی کیفیت کے بیان فرمایا ہے ، اگر کہا جائے کہ وہ نازل ہوتا ہے یا نازل کرتا ہے ؟ تو جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نازل ہوتا ہے ، جو کہے کہ وہ نازل کرتا ہے ، وہ بدعتی ہوگیا اور جو کہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ نور اور روشنی نازل کرتا ہے تو یہ بھی بدعت ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت ہے ۔''

(الحجۃ فی بیان المحجۃ وشرح عقیدۃ اہل السّنّۃ : ۱/۲۴۸۔۲۴۹)

امام عثمان بن سعید الدارمی رحمہ اللہ (م۲۸۰ھ)لکھتے ہیں :

فهذہ الأحادیث قد جاء ت کلّها وأکثر منها فی نزول الرّبّ تبارک وتعالیٰ فی هذہ المواطن ، وعلیٰ تصدیقها والایمان بها أدرکنا أهل الفقہ والبصر من مشایخنا ، لا ینکرها منهم أحد ، ولا یمتنع من روایتها ، حتّی ظهرت هذہ العصابۃ ، فعارضت آثار رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم برد وتشمّروا لدفعها بجد، فقالوا : کیف نزولہ هذا ؟ قلنا : لم نکلّف معرفۃ کیفیّۃ نزولہ فی دیننا ، ولا تعقلہ قلوبنا ، ولیس کمثلہ شیء من خلقہ ، فنشبّہ منہ فعلا أو صفۃ بفعالهم وصفتهم ، ولکن ینزل بقدرتہ ولطف ربوبیّتہ کیف یشاء ، والکیف منہ غیر معقول ، والایمان بقول رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم فی نزولہ واجب ، ولا یسأل الرّبّ عمّا یفعل ، کیف یفعل ، وهم یسألون ، لأنّہ القادر علی ما یشاء أن یفعلہ کیف یشاء ، وانّما یقال لفعل المخلوق الضّعیف الّذی لا قدرۃ لہ الّا ما أقدرہ اللّٰہ تعالیٰ علیہ کیف یصنع بہ ؟ وکیف قدر ؟ ولو کنتم آمنتم باستواء الرّبّ علی عرشہ وارتفاعہ فوق السّماء السّابعۃ بدء ا اذا خلقها کایمان المصلّین بہ لقلنا لکم : لیس نزولہ من سماء الی سماء بأشدّ علیہ ولا بأعجب من استوائہ علیها اذ خلقها بدء ا ، فکما قدر علی الأولیٰ منهما کیف یشاء ، فکذلک یقدر علی الأخری کیف یشاء ، ولیس قول رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم فی نزولہ بأعجب من قول اللّٰہ تبارک وتعالیٰ : (هَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ یَّاْتِیَهُمُ اللّٰہُ فِیْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَ الْمَلٰئِکَةُ)(البقرۃ : ۲۱۰)ومن قولہ : (وَجَاءَ رَبُّکَ وَالْمَلَکُ صَفًّا صَفًّا)(الفجر : ۲۲)فکما یقدر علی هذا یقدر علی ذاک ، فهذا النّاطق من قول اللّٰہ عزّ وجلّ ، وذاک المحفوظ من قول رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم بأخبار لیس علیها غبار ، فان کنتم من عباد اللّٰہ المؤمنین لزمکم الایمان بها کما آمن بها المؤمنون ، والّا فصرّحوا کما تضمرون ، ودعوا هذہ الأغلوطات

الّتی تلوون بھا ألسنتکم ، فلئن کان أھل الجھل فی شکّ من أمرکم
، انّ أھل العلم من أمرکم لعلیٰ یقین ۔
''ان جگہوں میںیہ ساری کی ساری احادیث اللہ تبارک وتعالیٰ کے
نزول کے بارے میں ہیں ، ہم نے اپنے اہل فقہ و بصیرت اساتذہ کو
ان کی تصدیق کرتے اور ان پر ایمان لاتے ہی دیکھا ہے ، ان میں
سے کوئی ان کا انکار نہیں کرتا تھا نہ ہی ان کو بیان کرنے سے
رکتا تھا ، یہاں تک کہ یہ (جہمی)گروہ ظاہر ہو گیا ، انہوں نے
اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو رد کیا اور
ان کی بڑے زور سے مخالفت کی ہے ، ان کا کہنا ہے کہ یہ نزول
کیسا ہے؟ ہم کہتے ہیں کہ ہمیں دین میں اس کی کیفیت جاننے
کا مکلف نہیں بنایا گیا ، نہ ہی ہماری عقلیں اس کو سمجھ
سکتی ہیں ، نہ ہی مخلوق میں سے کوئی اس سے مشابہ ہے کہ
ہم اللہ تعالیٰ کے فعل و صفت میں ان کے افعال و صفات میں
تشبیہ ہی دے سکیں ، البتہ (ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ)وہ اپنی
قدرت اور کمال ربوبیت سے جیسے چاہتا ہے نزول فرماتا ہے ،
اس کی کیفیت عقل میں نہیں آسکتی ، جبکہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے فرمان پر ایمان لانا واجب ہے ، رب تعالیٰ سے
یہ سوال نہیں کیا جائے گا کہ وہ کیا کرتا ہے اور کیسے کرتا ہے ،
ہاں بندوں سے پوچھا جائے گا ، کیونکہ وہ جسے چاہے ، جیسے
چاہے کرنے پر قادر ہے ، کیسے کرنے اور کس طرح قدرت پانے کا
سوال تو اس کمزور مخلوق کے بارے میں کیا جائے گا جس کے پاس
کوئی قدرت و طاقت نہیں ، سوائے اس قدرت کے جو اللہ تعالیٰ
اسے دے ، (اے جہمی گروہ !)اگر تم اللہ تعالیٰ کے آسمانوں کو پیدا
کرتے وقت عرش پر مستوی ہونے اور شروع سے ہی ساتویں
آسمان پر بلند ہونے پرمسلمانوں کی طرح ایمان لاتے ہو تو ہم تم
سے کہتے ہیں کہ ایک آسمان سے دوسرے آسمان کی طرف نزول
آسمانوں کو پیدا کرتے وقت عرش پر مستوی ہونے سے زیادہ
مشکل اور زیادہ قابل تعجب نہیں ، جس طرح اللہ تعالیٰ پہلے
معاملے (استوائ)پر اپنی چاہت کے مطابق قادر ہوگیا ، اسی طرح
دوسرے معاملے (نزول)پر اپنی چاہت کے مطابق قادر ہوگیا ،
رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نزولِ باری تعالیٰ والا
فرمان اللہ تبارک وتعالیٰ کے ان دو فرمانوں سے زیادہ قابل تعجب
نہیں : (هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَ
الْمَلٰۗىِٕكَةُ)(البقرۃ : ۲۱۰)(وہ صرف اس بات کا انتظار کررہے ہیں کہ

ان کے پاس اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے بادلوں کے سایوں میں آجائیں)(وَجَآءَ رَبُّکَ وَالْمَلَکُ صَفًّا صَفًّا)(الفجر : ٢٢) (اور تیرا رب آئے گا اور فرشتے صف در صف آئیں گے) تو جس طرح اللہ تعالیٰ ان افعال پر قادر ہے ، اس نزول پر بھی قادر ہے ، اُدھر آپ اللہ تعالیٰ کے حکم کے ساتھ بولتے ہیں اور اِدھریہ حدیث آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی سندوں کے ساتھ منقول ہے کہ جن پر کوئی اعتراض نہیں ، (اے جہمیو!)اگر تم اللہ کے مومن بندوں میں سے ہو تو تمہارے لیے ان احادیث پراسی طرح ایمان لانا واجب ہے جس طرح ان کے ساتھ مومن لوگ ایمان لائے ، ورنہ جو (کفر) دلوں میں چھپائے پھرتے ہو، اسے ظاہر کردو اوراپنی زبانوں کے ساتھ کی جانے والی ان باطل اور جھوٹی تاویلوں کو چھوڑ دو ، اگر جاہل لوگ تمہارے بارے میں شک میں مبتلا ہیں تو اہل علم تو تمہارے معاملہ (گمراہی)میں یقین پر ہیں ۔''(الرد علی الجہمیہ للدارمی : ص ٩٣۔٩٤)

نیز فرماتے ہیں : فادّعیٰ المعارض أنّ اللّہ لا ینزل بنفسہ ، انّما یُنزِل أمرہ ورحمتہ ، وھو علی العرش ، وبکلّ مکان من غیر زوال ، لأنّہ الحیّ القیّوم ، والقیّوم بزعمہ من لّا یزول ، فیقال لھذا المعارض : وھذا أیضا من حجج النّساء والصّبیان ومن لیس عندہ بیان ، ولا مذھبہ برھان ، لأنّ أمر اللّہ ورحمتہ ینزل فی کلّ ساعۃ ووقت وأوان ، فما بال النّبیّ صلّی اللّہ علیہ وسلّم یحدّ لنزولہ اللّیل دون النّھار ؟ وبوقت من اللّیل شطرہ أو الأسحار ، أفأمرہ ورحمتہ یدعوان العباد الی الاستغفار ، أو یقدر الأمر والرّحمۃ أن یتکلّما دونہ ، فیقولا : ھل من داع ، فأجیب ؟ ھل من مستغفر ، فأغفر لہ ؟ ھل من سائل ، فأعطیہ ؟ فان قرّرت مذھبک لزمک أن تدّعی أنّ الرّحمۃ والأمر ھما اللّذان یدعوان الی الاجابۃ والاستغفار بکلاھما دون اللّہ ؟ وھذا محال عند السّفھاء ، فکیف عند الفقہاء ؟ قد علمتم ذلک ، ولکن تکابرون ، وما بال رحمتہ وأمرہ ینزلان من عندہ شطر اللّیل ، ثمّ لا یمکثان الّا الیٰ طلوع الفجر ، ثمّ یرفعان ، لأنّ رفاعۃ یرویہ ، یقول فی حدیثہ : حتّی ینفجر الفجر ، قد علمتم ان شاء اللّہ أنّ ھذا التّأویل أبطل باطل ، لا یقبلہ الّا کلّ جاھل ۔

''مخالف نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ خود نزول نہیں فرماتا ، بلکہ وہ خود عرش پر اور ہرجگہ رہتے ہوئے بغیر اپنی جگہ چھوڑے اپنے حکم اور اپنی رحمت کو نازل فرماتا ہے ، کیونکہ وہ زندہ اور قیوم ہے ، اس کے خیال میں قیوم وہ ہوتا ہے جو

اپنی جگہ نہ چھوڑے ، اس مخالف کو کہا جائے گا کہ یہ بھی عورتوں اور بچوں کی جیسی دلیل ہے ، نیز اس شخص کی طرح جس کے پاس کوئی بات نہ ہو ، نہ ہی اس کے مذہب کی کوئی دلیل ہو ، وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم اور اس کی رحمت تو ہر وقت نازل ہوتی رہتی ہے ، پھر کیا بات ہے کہ نبی ئ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے نزول کو دن کی بجائے رات کے ساتھ خاص فرما رہے ہیں ، نیز رات کا بھی نصف یا سحری کا وقت اس کے لیے مخصوص کر رہے ہیں ؟ کیا اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کا امرلوگو ں کو استغفار کا حکم دیتے ہیں اور کیا وہ دونوں چیزیں ذاتِ الٰہی کے بغیر بولنے کی طاقت رکھتی ہیں کہ وہ کہیں ، کیا کوئی پکارنے والا ہے ، میں اس کی پکار کو قبول کروں ؟ کیا کوئی معافی طلب کرنے والا ہے کہ میں اس کو معاف کروں ؟ کیا کوئی سوالی ہے کہ میں اس کو عطا کروں ؟ اپنے مذہب پر ثابت رہنے کے لیے یہ تسلیم کرنا ضروری ہے کہ امر اور رحمت دونوں بول کر اجابت اور استغفار کی طرف لوگوں کو بلاتے ہیں ، یہ بات کرنا تو بیوقوفوں کے حق میں بھی ناممکن ہے ، چہ جائیکہ عقل مند ایسی بات کریں ؟ تمہیںاس بات کا علم ہو چکا ہے ،لیکن تم تکبر کا شکار ہو چکے ہو ، یہ کیا ہے کہ اس کا امر اور اس کی رحمت رات کے ایک حصے میں اترتے ہیں ، پھر صرف فجر طلوع ہونے تک ٹھہر کر اٹھا لیے جاتے ہیں ؟ اس حدیث کے راوی سیدنا رفاعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نزول کا یہ معاملہ فجر کے طلوع ہونے تک جاری رہتا ہے ، اللہ کی توفیق سے آپ نے جان ہی لیا ہوگا کہ یہ تاویل ابطل الاباطیل ہے ، اسے جاہل ہی قبول کرسکتا ہے ۔''(الرد علی المریسی: ۵۱۔۵۲)

الحافظ الامام المقری ابو عمرو احمد بن محمد بن عبداللہ الطلمنکی رحمہ اللہ (م۴۲۹ھ)فرماتے ہیں :

وأجمعوا علی أنّ اللّٰہ ینزل کلّ لیلۃ الی سماء الدّنیا ، علی ما أتت بہ الآثار ، کیف شاء ، لا یحدّون فی ذلک شیأا ۔

''اس بات پر مسلمانوں کا اجماع ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر رات کو آسمانِ دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے ، نیز اس پر احادیث بھی موجود ہیں ، یہ نزول اسی طرح ہے ، جیسے اللہ تعالیٰ چاہتا ہے ، مسلمان اس بارے میں کسی (کیفیت کی)تعیین نہیں کرتے ۔''(مجموع الفتاوی لابن تیمیہ : ۵/۵۷۷)

اس صراحت کے باوجودموجودہ دور میں جہم بن صفوان (م

۱۲۸ھ)کی ذریت نزولِ باری تعالیٰ کے متعلق احادیث کی تاویل میں پڑی ہوئی ہے ، وہ اللہ تعالیٰ کے شایانِ شان نزول کا انکار کرتے ہیں ، بلکہ کہتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ خصوصی رحمت بھیجتا ہے یا حکم نازل فرماتا ہے یا فرشتہ بھیجتا ہے یا نزولِ اجلال کرتا ہے وغیرہ ۔

یہ تاویل قرآن ، حدیث، اجماعِ امت اور ائمہ محدثین و سلف صالحین کی متفقہ تصریحات کے خلاف ہے ، اس لیے یہ باطل ، بلکہ ابطل الاباطیل ہے ۔

اس کے باوجود یہ اپنے آپ کو اہل سنت والجماعت کہتے نہیں تھکتے ، اللہ تعالیٰ کی صفاتِ جلیلہ کے بارے میں قرآن و حدیث اجماعِ امت اور تمام ائمہ محدثین کے خلاف عقیدہ رکھنے والوں کو ''سُنِّی'' کہلانے کا کیا حق ہے ؟ ہمیں ائمہ محدثین کا عقیدہ مبارک اور ان کو جہم بن صفوان(م۲۱۸ھ)، جعد بن درہم ، بشر بن غیاث المریسی (م۲۲۸ھ)، قاضی احمد بن ابی داو،د (م۲٤۰ھ)، واصل بن عطاء (م۱۳۱ھ)، محمد بن حسن الشیبانی(م۱۷۹ھ) ، ابنِ عربی (م٦۳۸ھ)، ابنِ سبعین (م٦٦۹ھ)اور ابنِ سینا وغیرہ مبارک ہوں !

تنبیہ : اگر کوئی کہے کہ اللہ تعالیٰ جب نزول فرماتے ہیں تو کیا اس وقت عرش خالی ہو جاتا ہے ؟ تو ہم جواب میں کہیںگے کہ یہ سوال بدعت ہے ، اس نزول کی کیفیت کا علم اللہ تعالیٰ کے پاس ہے ، جس کے بارے میں شریعت خاموش ہے ، ہم بھی خاموش رہیں گے ، صحابہ اور محدثین اس پر سکوت کرتے ہیں ، ہم بھی سکوت کرتے ہیں ۔ والحمد للّٰہ !

فائدہ : احادیثِ نزولِ باری تعالیٰ سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ عرش پر بلند ہے ، ہر جگہ موجود نہیں ، جیسا کہ امام ابن عبد البر رحمہ اللہ (م٤٦۳ھ)لکھتے ہیں : وفیہ دلیل علیٰ أنّ اللّٰہ عزّ وجلّ فی السّماء علی العرش من فوق سبع سماوات ، کما قال الجماعۃ ، وھو من حجّتھم علی المعتزلۃ والجھمیّۃ فی قولھم : انّ اللّٰہ عزّ وجلّ فی کلّ مکان ، ولیس علی العرش ۔

''نزولِ باری تعالیٰ کے بارے میں حدیثِ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ اس بات پر دلیل ہے کہ اللہ عزوجل ساتوں آسمانوں کے اوپر عرش پر بلند ہے ، جیسا کہ اہل سنت والجماعت کہتے ہیں ، اس کے بر عکس معتزلہ اور جہمیہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے ، عرش پر بلند نہیں ہے ، یہ حدیث ان کے خلاف (زبر

دست)حجت ہے ۔''
(التمہید لابن عبد البر : ۷/۱۲۹)
ایک دوسرے مقام پر فرماتے ہیں : فعلیٰ ھذا أہل الحقّ ۔
''اہل حق کا یہی عقیدہ ہے (کہ اللہ تعالیٰ عرش پر بلند ہے ، ہر
جگہ نہیں)۔''(التمہید لابن عبد البر : ۲۲/۸۰)
یعنی جو اللہ تعالیٰ کو عرش پر نہیں مانتا ، بلکہ ہر جگہ مانتا ہے
، وہ امام ابن عبد البر رحمہ اللہ بلکہ تمام محدثین کرام
رحمہم اللہ کے نزدیک حق پر نہیں ہے ، بلکہ باطل پرست ہے ۔
والحمدللّٰہ علی ذلک !
الحاصل : نزولِ باری تعالیٰ صفاتِ باری تعالیٰ میں سے ایک صفت
ِ فعلیہ ہے اور یہ نزول حقیقی ہے ، جیسے اللہ تعالیٰ کے شایانِ
شان ہے ۔
nnnnnn